روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 4 جون 2002ء 22 ربیع الاول 1423 ہجری - 4 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 123

شہید کی تمنا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جنت میں داخل شدہ کوئی بھی شخص دنیا میں واپس آنا اور اس کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا پسند نہیں کرتا سوائے شہید کے - وہ تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں لوٹے اور دس دفعہ خدا کی راہ میں قتل ہو کیونکہ وہ شہید کے مقام اور مرتبہ کو دیکھ چکا ہوتا ہے

(صحیح بخاری - کتاب الجہاد باب تمنی المجاہد حدیث نمبر 2606)

اللہ تعالیٰ کی صفات الشہید اور الشاہد کے جاری مضمون کا لطیف تذکرہ

الشہید خدا سے کوئی امر پوشیدہ نہیں وہ حاضر اور موجود ہے

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کی سچائی اپنی فعلی شہادت سے ثابت کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 مئی 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفات الشہید اور الشاہد پر جاری مضمون کی مزید تشریح فرمائی - ان صفات کی لغوی تشریح کے بعد اس مضمون کی تشریح آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی روشنی میں فرمائی - حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا -

الشہید کے معانی بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور اس سے مراد ایسی ہستی ہے جس سے کوئی امر پوشیدہ نہ ہو - ظاہری علوم کو جاننے والی ہستی کو بھی الشہید کہتے ہیں - حاضر اور موجود ہونا اس کے معانی میں داخل ہے اس کی جمع شہداء ہے - اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارے جانے والے کو بھی شہید کہتے ہیں، اس کے معنی زندہ کے بھی ہیں کیونکہ شہید خدا کے حضور زندہ ہوتا ہے - اور چونکہ فرشتے اس کے جنت میں جانے کے گواہ ہوتے ہیں اس لئے وہ شہید کہلاتا ہے اور وہ مرتے دم تک حق کی گواہی دیتا ہے اس لئے شہید ہوتا ہے -

شہید کے حوالہ سے حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث بیان فرمائیں - حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ شہید گنبد نما محل میں ہونگے اور صبح و شام انہیں رزق دیا جائے گا - حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جنت میں سے سوائے شہید کے اور کوئی واپس آنا پسند نہیں کرتا وہ دنیا میں اس لئے آنا چاہتا ہے کہ وہ دوبارہ مارا جائے اور شہادت کا مرتبہ پھر حاصل کرے کیونکہ جو اعلیٰ مقام اللہ شہید کو دیتا ہے اس وجہ سے دوبارہ دنیا میں جانے کی خواہش کرتا ہے - حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے مال کی حفاظت، دین کی خاطر، جان کی حفاظت اور اہل و عیال کی حفاظت کرتے مارا جائے وہ شہید ہے -

حضور انور نے قرآن کریم کی متعدد آیات پیش فرمائیں جن میں اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا تذکرہ ہے - سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 97 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے: تو کہہ دے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کے طور پر کافی ہے - یقیناً وہ اپنے بندوں سے ہمیشہ باخبر اور ان پر گہری نظر رکھنے والا ہے -

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اہل کتاب سے اتحاد ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی نسبت فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے بھی آپؐ کے حق میں گواہی دی -

آنحضرت ﷺ نے جب وحی کا دعویٰ کیا تو کافروں نے صداقت کیلئے نشان مانگا - آپؐ نے فرمایا کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہی کیلئے کافی ہے - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کیلئے گواہی دی یعنی اپنے تائیدی نشانات کا ظہور فرمایا - نیز آپؐ کی صداقت کیلئے اہل کتاب میں سے اور ان لوگوں نے جن کو کتاب اللہ کا علم دیا گیا تھا انہوں نے بھی صداقت پر گواہی دی - حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں کہ وہ الہام جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت شامل نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں ہے - خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت حق کو ثابت کرتی ہے - اور جو لوگ مامور من اللہ کے مقابل پر آتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دیتا ہے اور اپنے مامور کیلئے نشانات ظاہر کرتے ہوئے اس کی صداقت کا اظہار کرتا ہے -

دردمندانہ درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے بارہ میں مکرم ناظر صاحب اعلیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرت میاں صاحب کی طبیعت دو دن پہلے زیادہ خراب ہوئی جس کی وجہ سے واشنگٹن کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا تھا - تازہ اطلاع یہ ہے کہ طبیعت تشویشناک حد تک خراب ہے اور غنودگی کی سی کیفیت ہے - علاج جاری ہے -

احباب جماعت سے حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے -

ڈاکٹروں کی خالی آسامیاں

1) میڈیکل آفیسر M.O (ایک آسامی)
2) ویمن میڈیکل آفیسر W.M.O (ایک آسامی)
3) انسٹھر یا رجسٹرار (ایک آسامی)

جو ڈاکٹر صاحبان خدمت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ / امیر صاحب جماعت کی سفارش سے دفتر ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں - (یاد رہے متعلقہ شعبہ میں ہاؤس جاب ضروری ہے)

ان کو گریڈ 4565-310-8285 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار N.P.A /-500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس /-1000 روپے ماہوار بھی ملے گا -

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مقابلہ سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ

نومبر 2002ء میں ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا چھٹا سالانہ کنونشن منعقد کر رہی ہے کنونشن کے موقع پر سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ کے ایک مقابلہ کا اہتمام کیا گیا ہے جس کیلئے اول انعام /-5000 روپے دوم انعام /-3000 روپے سوم انعام /-1500 روپے مقرر کیا گیا ہے -

مقابلہ میں حصہ لینے کے خواہش مند خواتین و حضرات مقابلہ کی تفصیلات کیلئے مکرم سید عزیر احمد صاحب صدر مقابلہ جات Uzair@ureach.com سے رابطہ فرمائیں -

(چیئرمین ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز)

خطبہ جمعہ

عالم ربّانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔ سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے۔ قرآن کریم عزیز و حکیم کی کتاب ہے۔ ہر قول و فعل میں مومن کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرے کیونکہ وہ العزیز ہے

اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے متعلق آیات قرآنی' احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود اور فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 22 مارچ 2002ء بمطابق 22 امان 1381 ھجری شمسی بمقام بیت فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے فرمایا:-

صفت عزیز پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے آج بھی اور غالباً اگلا جمعہ بھی اسی صفت پر ہوگا۔ (۔) (سورۃ فاطر: ۲۹)

اور اسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ ترین شخص پر ہے۔** پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: (۔) پھر فرمایا: جو لوگ دوسروں کو خیر کی تعلیم دیتے ہیں ان پر خدا تعالیٰ، اُس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے اور سمندر کی مچھلیاں درود بھیجتے ہیں اور اُن کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (سنن الدارمی۔ کتاب المقدمۃ)

اب یہ جو محاورہ ہے سمندر کی مچھلیاں درود بھیجتی ہیں۔ یہ محاورہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر چیز ان پر درود بھیج رہی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ واقعۃً سمندر کی مچھلیاں تیرتی پھرتی ان پر درود بھیج رہی ہوتی ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: (۔) کہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے درحقیقت وہی عالم ہے۔ (سنن الدارمی۔ کتاب المقدمہ)

یعنی اس میں خوف کو پہلے رکھا ہے اور علم کو بعد میں لیا ہے۔ یعنی سچا عالم تو وہی ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا نہیں وہ کوئی عالم نہیں ہے۔

حضرت قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ مدینہ سے ایک شخص حضرت ابودرداءؓ کے پاس دمشق میں آیا تو ابودرداءؓ نے اُس سے پوچھا: اے میرے بھائی! کونسی بات تجھے یہاں لائی ہے؟۔ اُس نے کہا: مَیں ایک حدیث کے لئے یہاں آیا ہوں جس کے بارہ میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اُسے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ابودرداءؓ نے کہا: تم اپنے کسی کام سے تو نہیں آئے؟۔ اُس نے جواب دیا: نہیں۔ ابودرداءؓ نے پھر پوچھا: کیا تم تجارت کی غرض سے تو نہیں آئے۔ اُس نے کہا: نہیں، بلکہ مَیں صرف اور صرف اُس حدیث کے حصول کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص طلب علم کی خاطر کسی راستے پر نکلتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے جنت کی طرف جانے والے کسی راستے پر ڈال دے گا اور فرشتے طالبعلم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اُس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب استغفار کرتے ہیں"۔

اب یہاں بچھانے سے مراد یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ فرشتوں کے باقاعدہ پَر ہوتے ہیں جس سے وہ اڑتے ہیں۔ پَر سے مراد فرشتوں کی صفات ہیں۔ وہ اپنی صفات ان کے سامنے بچھاتے ہیں۔ "سب استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اُس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سب ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ انبیاء کا ورثہ دینار یا درھم نہیں ہوتا بلکہ ان کا ورثہ تو علم ہوتا ہے۔ پس جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا حصہ حاصل کرتا ہے۔

(ترمذی۔ کتاب العلم)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"اللہ جلّشانہٗ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اُس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم رکھتے ہیں۔ خشیت اور (دین) درحقیقت اپنے مفہوم کے رُو سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم (دین) کے مفہوم کو مستلزم ہے۔ پس اس آیت کریمہ کے معنوں کا مآل اور ماحصل یہی ہوا کہ (دین) کے حصول کا وسیلہ کاملہ یہی علم

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

عظمت ذات وصفاتِ باری ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۸۵)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

''عالمِ ربانی سے یہ مراد نہیں ہوا کرتی کہ وہ صَرف و نحو یا منطق میں بے مثل ہو بلکہ عالم ربانی سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اُس کی زبان بیہودہ نہ چلے۔(۔) اِس لفظ کی بڑی تحقیر ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے منشاء اور مقصد کے خلاف اس کا مفہوم لیا گیا ہے ورنہ قرآن شریف میں تو علماء کی یہ صفت بیان کی گئی ہے (۔) یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو علماء ہیں۔ اب یہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ جن لوگوں میں یہ صفات خوف وخشیتؒ اور تقوی اللہ کی نہ پائی جائیں وہ ہرگز ہرگز اس خطاب سے پکارے جانے کے قابل نہیں ہیں۔

اصل میں علماء عالم کی جمع ہے اور علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم قرآن کریم سے ملتا ہے یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے بلکہ یہ سچے ایمانی فلسفہ سے حاصل ہوتا ہے۔ مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے اور وہ حق الیقین کا مقام اسے حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے لیکن جو شخص علوم حقہ سے بہرہ ور نہیں ہیں اور معرفت اور بصیرت کی راہیں اُن پر کھلی ہوئی نہیں ہیں وہ خود عالم کہلائیں مگر علم کی خوبیوں اور صفات سے بالکل بے بہرہ ہیں اور وہ روشنی اور نور جو حقیقی علم سے ملتا ہے اُن میں پایا نہیں جاتا بلکہ ایسے لوگ سراسر خسارہ اور نقصان میں ہیں۔ یہ اپنی آخرت دُخان اور تاریکی سے بھر لیتے ہیں ...... جن لوگوں کو سچی معرفت اور بصیرت دی جاتی ہے اور وہ علم جس کا نتیجہ خشیتُ اللہ ہے عطا کیا جاتا ہے۔ وہ وہ لوگ ہیں جن کو حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔''

(الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۱۰۔ بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

''یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآن شریف میں علم کی مذمت نہیں بلکہ (۔) اور 'نیم ملاں خطرہ ایمان' مشہور مثل ہے۔

(الحکم۔ جلد ۲۔ نمبر ۲۵۔ بتاریخ ۱۷/ جولائی ۱۹۰۲ء۔ صفحہ ۲)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''علماء کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔(۔) یعنی بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس کے بندوں میں سے وہی عالم ہیں۔ ان میں عبودیت تامہ اور خشیتُ اللہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ایک علم اور معرفت سیکھتے ہیں اور اس سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع اور آپؐ کی پوری محبت سے ملتا ہے یہاں تک کہ انسان بالکل آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے۔'' (الحکم۔ جلد ۹۔ نمبر ۳۹۔ بتاریخ ۱۰/ نومبر ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۳)

اب سورۃ صٓ کی آیات ۱۰ تا ۱۲:(۔)

کیا ان کے پاس تیرے کامل غلبہ والے (اور) بہت عطا کرنے والے ربّ کی رحمت کے خزانے ہیں؟ یا کیا انہیں آسمانوں اور زمین کی اور جو اُن دونوں کے درمیان ہے بادشاہی نصیب ہے؟ پس وہ سب تدبیریں کر گزریں۔ (یہ بھی) اَحزاب میں سے ایک لشکر (ہے) جو وہاں شکست دیا جانے والا ہے۔

یہ سورۃ الاحزاب سے پہلے کی آیات ہیں اور مراد یہی ہے کہ پہلے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری تھی کہ احزاب میں شامل ہونے والے ہلاک ہونگے اور شکست کھا جائیں گے۔

حضرت اَیْفَعْ بن عَبْدِ الکَلَاعِیْ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**۔ اس شخص نے پھر سوال کیا کہ قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: آیت الکرسی۔ اُس شخص نے پھر پوچھا: اے خدا کے نبی! وہ کونسی آیت ہے جسے آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپؐ کے اور آپؐ کی امت کے حق میں قبول ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا: سورۃ البقرۃ کا آخری حصہ۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں میں سے ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے عرش کے نیچے سے اس امّت کو عطا کیا ہے۔ اور دنیا و آخرت کی کوئی خیر نہیں جو اس میں شامل ہونے سے رہ گئی ہو۔

(سنن الدارمی۔ کتاب فضائل القرآن)

اب یہاں بھی محاورات ہیں۔ عرش کے نیچے سے عطا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے تابع یہ چیزیں انسان کو عطا کی ہیں۔ اور تین سورتیں الگ الگ بیان کی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مخاطب تھا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے تقدیم و تاخیر فرمائی ہے۔ جو مخاطب تھا اس کو سب سے زیادہ ضرورت تھی ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی۔ پھر پہلے آپ نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ بیان کی۔ اس کے بعد پھر تدریجاً دوسری چیزیں بیان فرمائی ہیں۔

علامہ فخرالدین رازیؒ (۔) (صٓ:۱۰) کے تحت فرماتے ہیں کہ عزیز کی صفت بیان کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ نبوت کا منصب ایک عظیم منصب اور ایک بلند مقام ہے اور اس کو عطا کرنے پر قادر ہستی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ عَـزِیْـزٌ ہو۔ یعنی کامل قدرت رکھنے والی ہستی ہو اور وَھَّـاب ہو یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والی ہوا اور اس مقام پر فائز صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کامل القدرت اور کامل الجود ہے۔

(تفسیر کبیر امام رازیؒ زیر آیت ھذا)

کامل الجود سے مراد ہے سخاوت میں کامل۔

(۔) (سورۃ صٓ:۶۷)۔ آسمانوں اور زمین کا ربّ اور اُس کا جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، سب تعریف تیرے ہی لئے ہے، تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تجھ سے ملاقات برحق ہے اور جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ میں تیرے ہی لئے فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور تیری ہی طرف جھکتا ہوں، اور تیری ہی دی ہوئی طاقت سے لڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں پس مجھے معاف فرما دے اس کے بارہ میں جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا

اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے ظاہر کیا۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری۔ کتاب التوحید)

اس زمانے میں سب کو آسمان کا اور زمین کا ایک خیال دکھائی دیتا تھا مگر جو ان دونوں کے درمیان ہے اس کے متعلق کوئی علم نہیں تھا۔ یہ قرآن کریم کا ہی معجزہ ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کے درمیان کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ یہ جوّ جو خالی نظر آتا ہے یہ خالی نہیں۔ اس میں بہت سی طاقتیں پھر رہی ہیں۔ بہت سی شعاعیں ہیں، بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا تصور بھی انسان نہیں کر سکتا۔ پس قرآن کریم کی عظمت اور حکمت کا یہ عظیم بیان ہے۔

(۔)(سورة الزمر: ۲، سورة الجاثیہ: ۳ اور سورة الاحقاف: ۳)

اس کتاب کا اتارا جانا کامل غلبہ والے (اور) حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

پھر ہے: (۔)(سورة المؤمن: ۳)۔ اس کتاب کا اتارا جانا اللہ، کامل غلبہ والے (اور) کامل علم والے کی طرف سے ہے۔

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: **کلام اللہ کی فضیلت مخلوق کے کلام پر ایسی ہی ہے جیسے خود خدا تعالیٰ کی فضیلت اُس کی مخلوق پر۔** (سنن الدارمی۔ کتاب فضائل القرآن)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! سنو۔ یقیناً فتنے برپا ہوں گے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان سے نکلنے کا کیا طریق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی بھی خبریں ہیں اور آئندہ ہونے والے واقعات کے بارہ میں پیشگوئیاں ہیں۔ اور اس میں تمہارے آپس کے معاملات کے فیصلوں کا بھی بیان ہے۔ اور وہ فیصلہ کن کلام ہے اور اس میں ہرگز کوئی جھول نہیں۔ اگر اس کو کوئی بھی جابر شخص ترک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ کے رکھ دے گا۔ اور جو اس کے سوا کسی اَور جگہ ہدایت چاہے گا تو خدا تعالیٰ اس کو گمراہ قرار دے دے گا۔ یہی کتاب خدا تعالیٰ کی مضبوط رسّی ہے اور یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط مستقیم ہے اور یہی ہے جس سے نہ تو خواہشات میں کجی پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی زبانیں شکوک وشبہات کی زد میں آتی ہیں۔ علماء کا دل اس سے کبھی بھی نہیں بھرتا۔ نہ ہی اس کو بار بار پڑھنے سے اکتاہٹ ہوتی ہے۔ اس کے عجائب ختم ہونے میں نہیں آتے۔ یہی ہے کہ جس کو سنتے ہی جنوں نے کہا: (۔) یعنی یقیناً ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ جس نے اس کتاب کو بنیاد بناتے ہوئے بات کی تو اُس نے سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا وہ اجر پا گیا۔ جس نے اس کے ذریعہ فیصلہ کیا، اُس نے عدل سے کام لیا اور جس نے اس کی طرف بلایا تو اس نے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی۔ (ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:-

''لوگ معززوں اور حکیموں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عزیز وحکیم کی کتاب ہے۔'' (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۷/ نومبر ۱۹۱۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حقائق الفرقان میں بیان کرتے ہیں:-

''اللہ تعالیٰ کے سارے کلام حق وحکمت کے بھرے ہوئے ہوتے ہیں جس سے اس کی اور اس کے رسول اور عامة المومنین کی عزت و بڑائی کا اظہار ہوتا ہے۔ (۔) (المنٰفقون: ۹)۔ مومنوں کو معزز کرتا ہے اور پھر ان سے بڑھ کر اپنے رسولوں کو عزت دیتا ہے۔ اور سچی محبت اور بڑائی حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے۔ غرض ہر قول وفعل میں مومن کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کا خیال کرے کیونکہ وہ اَلْعَزِیْز ہے۔'' (حقائق الفرقان۔ جلد ۴۔ صفحہ ۸۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مزید فرماتے ہیں:-

''رسول اللہ ﷺ کی بعثت مکہ والوں میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور حمد کا ایک بیّن ثبوت ہے کیونکہ جس وقت آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے...... اہلِ دنیا اس رشتہ سے جو انسان کو اپنے خالق کے ساتھ رکھنا ضروری ہے، بالکل بے خبر اور ناآشنا تھے۔ ہزاروں ہزار مشکلات اس رشتہ کے سمجھنے ہی میں پیدا ہوگئی تھیں۔ اُس کا قائم کرنا اور قائم رکھنا تو اَور بھی مشکل تر ہوگیا تھا۔ کتبِ الٰہیہ اور صُحفِ انبیاء علیہم السلام میں تاویلاتِ باطلہ نے اصل عقائد کی جگہ لے لی تھی۔ اور پھر ان کی خلاف ورزی مقدرت سے باہر تھی۔ دنیا پرستی بہت غالب ہوئی ہوئی تھی۔ ان کے بڑے بڑے سجادہ نشین احبار اور رُھبان کو اپنی گدیاں چھوڑنا محال نظر آتا تھا...... یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو آدم زاد پر ہوا۔ اور بالخصوص عربوں پر اُس رسول نے آکر کیا: (۔) پہلا کام یہ کیا کہ ان پر خدا کی آیات پڑھ دیں۔ (۔) پھر نرے پڑھ دینے سے تو کچھ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے دوسرا کام یہ کیا (۔) ان کو پاک صاف کیا۔

رسول اللہ ﷺ کی کس قدر عظیم شان اور بلند مرتبہ ہے۔ دوسرے کسی نبی کی بابت یہ نہیں کہا کہ ﴿یُزَکِّیْھِمْ﴾۔ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی قوتِ قدسی اور قوت تاثیر کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپؐ نے عربوں اور دوسری قوموں پر کیا اثر ڈالا۔ عرب کی تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے آکر اُس کی کایا پلٹ دی۔ ان کے اخلاق، عادات اور ایمان میں ایسی تبدیلی کی جو دنیا کے کسی مصلح اور ریفارمر کی قوم میں نظر نہیں آتی۔ جو شخص اس ایک ہی امر پر غور کرے گا تو اُسے بغیر کسی چون وچرا کے ماننا پڑے گا کہ ہمارے سید و مولیٰ ﷺ اپنی قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضہ برکات میں سب نبیوں سے بڑھ کر اور افضل ہیں اور یہی ایک بات ہے جو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی ضرورت دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کے مقابلہ میں بدیہی ثبوت ہے۔'' (حقائق الفرقان۔ جلد ۴ صفحہ ۸۵ تا ۸۸)

حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے عربی منظوم کلام میں قرآن کریم کے بارے میں جو خوبصورت اشعار بیان فرمائے ہیں اُن میں سے چند اشعار کا اردو ترجمہ مَیں اس وقت بیان کرتا ہوں:-

''اور قرآن نے اپنے نور سے مخلوق کو منور کر دیا ہے لیکن تم اندھے ہو۔ سو مَیں تمہیں کس طرح بینائی دے سکتا ہوں۔ وہ ایک عزت والی کتاب ہے جو تمام فضیلتوں کی جامع ہے۔ معارف کے جام پلاتی ہے اور وافر پلاتی ہے۔ پس اس کا حسن و جمال کیا ہی عجیب ہے۔ مَیں تو اس کو موتی، کستوری اور عنبر ہی پاتا ہوں۔ وہ کتاب کریم ہے۔ اس کی آیات محکم ہیں اور اس کی زندگی دلوں کو زندہ اور روشن کرتی ہے۔ اور بے شک اللہ کی کتاب تو معارف کا سمندر ہے اور ہم اس میں ضرور ایسے چشمے پاتے ہیں جنہیں ہم شیریں پاتے ہیں''۔

(نور الحق۔ جلد اوّل)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:

"ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف کو ہی خاتم الکتب یقین کرے اور اُسی شریعت کو جو آنحضرت ﷺ دنیا میں لائے تھے اسی کو ہمیشہ تک رہنے والی مانے۔ اور اس میں ایک ذرّہ بھر اور ایک شوشہ بھی نہ بدلے۔ اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھودے اور اپنے وجود کا ہر ذرّہ اس راہ میں لگائے۔ عملاً اور علماً اس کی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکّا (احمدی) ہوتا ہے"۔

(الحکم۔ ۲/ مئی ۱۹۰۸ء)

سورۃ الزمر کی آیت ۶: (۔)

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ وہ دن پر رات کا خول چڑھا دیتا ہے اور رات پر دن کا خول چڑھا دیتا ہے۔ اور اُسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک اپنی مقررہ میعاد کی طرف متحرک ہے۔ خبردار وہی کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

علّامہ فخر الدین رازیؒ سورۂ زُمر کی اس آیت کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفات عزیز اور غفار کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ بڑے بڑے اجرام پیدا فرمائے، یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اگرچہ وہ عزیز یعنی عظیم قدرت کا مالک ہے مگر ساتھ ہی وہ غفار بھی ہے۔ یعنی وہ عظیم رحمت، فضل اور احسان والا ہے۔

صفت عزیز میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ وہ بڑی قدرت والا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ خوف و ہیبت ہے اور اللہ تعالیٰ کا غفار ہونا یعنی کثرتِ رحمت کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کی رحمت کی امید کی جاسکے اور اس کی طرف رغبت رکھی جائے۔

(تفسیر کبیر امام رازیؒ۔ سورۃ الزمر آیت ۶)

سورۃ المومن کی آیت ۹: (۔)

اور اے ہمارے ربّ! انہیں اُن دائمی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو اُن کے باپ دادا اور ان کے ساتھیوں اور ان کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت رِفَاعَہ الجُھَنِیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے تو آپؐ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! جو بندہ ایمان لائے پھر سچائی کے ساتھ اس کے مطابق عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے امید ہے کہ (دوسرے) مومنوں کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے تم اور تمہاری اولادوں میں سے صالح لوگ جنت میں اپنے گھر بسا چکے ہوں گے۔ اور میرے ربّ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امّت میں سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الزھد)

اب ستر ہزار بھی ایک کثرت کے اظہار کے لئے ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت میں سے اب تک کتنے بے شمار صلحاء ہیں کہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ستّر ہزار سے زیادہ بلکہ شاید سات لاکھ سے بھی بڑھ کر ہونگے جن کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ مَیں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے امّ عبد کے بیٹے! مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ اس پر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے آئے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے جب بھی کسی بات میں مجھ سے سبقت لے جانا چاہی تو وہ سبقت لے جاتے تھے۔ چنانچہ دونوں نے عبداللہؓ سے اُس کی دعا کے بارے میں پوچھا۔ تو عبداللہؓ نے جواب دیا کہ میری ایک دعا ہے جسے مَیں کبھی بھی ترک نہیں کرتا۔ (اور وہ دعا یہ ہے):

(۔) یعنی اے اللہ! مَیں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور جنت کے اعلیٰ مقام یعنی ہمیشہ رہنے والی جنت میں نبی کریم ﷺ کی صحبت مانگتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابہ)

سورۃ المومن کی آیات ۴۲-۴۳: (۔)

اور اے میری قوم! مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں جبکہ تم مجھے آگ کی طرف بلا رہے ہو۔ تم مجھے بلا رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں اور اس کا شریک اُسے ٹھہراؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ اور میں کامل غلبہ والے (اور) بے انتہا بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور کوئی بندہ (کسی دوسرے کو) معاف نہیں کرتا مگر خدا تعالیٰ اُسے عزت بخشتا ہے، اور کوئی بھی خدا تعالیٰ کے لئے عاجزی و انکساری اختیار نہیں کرتا مگر اللہ اُس کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے۔**

(مسلم۔ کتاب البرّ والصلۃ)

علّامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ المومن کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے "العزیز" کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ العزیز میں اللہ تعالیٰ کے کامل القدرت ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ معبود وہی ہوسکتا ہے جو کامل القدرت ہو۔ اور جہاں تک فرعون کا تعلق ہے تو وہ تو انتہائی عاجز ہے، اس لئے وہ معبود کیسے ہوسکتا ہے۔ اور جہاں تک بتوں کا تعلق ہے تو یہ تو صرف تراشے ہوئے پتھر ہیں سو ان کے اِلٰہ ہونے کی بات کو کس طرح درست کہا جاسکتا ہے۔

(تفسیر کبیر امام رازیؒ۔ سورۃ المومن۔ آیت ۴۳)

سورۃ الشوریٰ آیت ۴: (۔)

اسی طرح کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا اللہ تیری طرف وحی کرتا ہے اور اُن کی طرف بھی کرتا رہا ہے جو تجھ سے پہلے تھے۔ (۔) (سورۃ الزخرف: ۱۰)

اور تو اگر ان سے پوچھے کہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم نے پیدا کیا ہے۔

اس سے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سارے ہی کافر اور مشرک نہیں تھے۔ کچھ ان میں سے ایسے لوگ بھی تھے جو اللہ پر سچے دل سے ایمان لاتے تھے اور جب پوچھا جاتا تھا کہ کس نے پیدا کیا ہے تو بلاتردّد یہ اعلان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کامل غلبہ والا ہے۔

(۔) (الجاثیہ: ۳۸)

اور اسی کی ہے ہر بڑائی آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریائی میرا اوڑھنا اور عظمت میرا بچھونا ہے۔ پس جس**

نے بھی ان میں سے کسی ایک میں میرا شریک بننے کی کوشش کی تو میں اُسے آگ میں ڈال دوں گا۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

سورۃ الفتح: (۔) (سورۃ الفتح:۸) ۔اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:-

''اور اللہ سزا دے گا منافق مرد و عورت اور مشرک مرد و عورت کو جو اللہ کی نسبت بدظنی رکھتے ہیں۔ انہیں کے اوپر برائی کا پھیر ہے اور اللہ ان پر ناراض ہوا اور ان پر لعنت کی اور اُن کے لئے جہنم تیار کیا۔ اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے (یہ لوگ اپنی دولت، کثرت اور قوت پر فریفتہ نہ ہوں اور اپنے موجودہ وقت کو جس سے سزا ابھی غائب ہے، سر دست آرام کا زمانہ تصور فرما کر مغرور نہ ہو جاویں۔ ان کو سزا دینا، ان کا استیصال کرنا اور عقل و فکر انسان سے باہر نا اندشیدہ سامانوں کا ہلاکت کے بہم پہنچانا ہم پر کچھ دشوار نہیں ہے۔ اسباب ہمارے ہیں اور اسباب کے خالق ہم ہیں) اور آسمان و زمین کے لشکر اللہ کے قبضے میں ہیں اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ ہم نے تجھ کو (اے نبی) شاہد، مبشر، نذیر بھیجا ہے (اب ضرور ہے کہ تم لوگ) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اسے (رسول کو) قوت دو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح و شام اللہ کے نام کی تقدیس کرو۔''

(تصدیق براہین احمدیہ۔ صفحہ ۲۳۶)

آخر پر حضرت مسیح موعود کے چند الہامات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلا ہے: (۔)

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲ ترجمہ از صفحہ ۳ تذکرہ صفحہ ۲۷۱ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

''مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ عاجز کو خطاب ہے)''۔

یہ مسیح موعود نے ترجمہ کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

(۔) اور تعجب مت کرو۔ اور غمناک مت ہو۔ اور تم ہی غالب ہو اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ غلبہ تجھی کو ہے۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور اُن کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔''

(تذکرہ۔ صفحہ ۲۸۰، ۲۸۷)

پھر الہام ہے ۲۱ راگست ۱۸۹۷ء کا۔

۱۔ (۔) یعنی میں خدائے عزیز و اکبر کے ساتھ ہوں۔

۲۔ (۔) یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

(ذکر حبیب۔ صفحہ ۲۲۱، تذکرہ۔ صفحہ ۲۷۴۔ ایڈیشن ۱۹۶۹ء)

اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ سے مراد ہے کہ میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے۔

مورخہ ۲۰ رنومبر ۱۸۹۸ء: ''یہ رات جو پیر کو گزری ہے اس میں غالباً تین بجے کے قریب آپ کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے''۔ یہ نواب محمد علی خان صاحب کے نام ایک خط میں آپ نے تحریر کیا ہے۔ (۔) یہ اللہ جل شانہ کا کلام ہے وہ آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اور کون سا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑو گے''۔

(مکتوب حضرت مسیح موعود بنام نواب محمد علی خان صاحب مورخہ ۲۲/نومبر ۱۸۹۸ء مندرجہ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۶ مورخہ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

پھر ۱۴ رستمبر ۱۸۹۹ء کا یہ الہام ہے:-

''ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔''

اس الہام کے ضمن میں حضرت اقدس اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:-

''مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام (مامور) رکھ دیا ہے اور مجھے یہ ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے۔''

(مکتوب حضرت مسیح موعود۔ بتاریخ ۲۳/مئی ۱۹۰۸ء۔ مندرجہ اخبار عام ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء۔ تذکرہ۔ صفحہ ۳۳۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''آج رات میں نے ۱۸ رستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ میں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو، سو ہو ہی گئی۔

میں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے۔ یا ہمارے الہام ۱۳ رستمبر ۱۸۹۹ء ''ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا''۔ کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی۔ یا دونوں ہی ہو جائیں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بارانِ رحمت کا دروازہ آسمان سے کھلے گا۔ یا غیر معمولی کوئی نشان رُوحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہوگا۔ مگر نشان ہوگا۔ نہ معمولی بات۔'' (الحکم۔ جلد ۳۔ نمبر ۳۶۔ بتاریخ ۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

پھر ۱۰ راکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضرت مسیح موعود تحریر کرتے ہیں:-

''۱۰ راکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیز عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے۔ یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اُس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بیّن الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلّط کر لے۔ گویا سلطان کا لفظ تسلّط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے۔ اور طبائع سلیمہ پر اُس کا تسلّط تام ہو جائے۔ پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا۔ اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلّط کرنے والا ہوگا ظہور میں آئے گا۔ اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں۔ دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا۔ جس کو خواب میں عزیز کے تمثّل سے ظاہر کیا گیا۔''

(ضمیمہ تریاق القلوب۔ نمبر ۴۔ صفحہ ۲۔ از اشتہار ۲۲/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۔) اب الہام ہے ۱۹۰۰ء کا:

''ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا

نشان اس کے ساتھ ہوگا۔......خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے۔اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔(۔) دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔......خدا تیرے سب کام درست کردے گا۔اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔(۔)۔اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔‘‘

(اربعین نمبر ۳۔ صفحہ ۳۸،۳۷)

اس الہام کے ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:۔

’’عزت کے خطاب سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہوجائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے اور عزت کا خطاب دیں گے۔اور یہ تب ہوگا جب ایک نشان ظاہر ہوگا۔‘‘ (اربعین نمبر ۳۔ صفحہ ۳۰)

(الفضل انٹرنیشنل 26/اپریل 2002ء)

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام

خلافت کے موضوع پر مشاعرہ

مورخہ 27 مئی 2002ء کو یوم خلافت کے حوالہ سے نماز مغرب وعشاء کے بعد دفتر خدام الاحمدیہ مقامی کی چھت پر ایک محفل مشاعرہ منعقد کی گئی جس کے مہمان خصوصی مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید تھے۔تلاوت ونظم کے بعد مشاعرہ کا آغاز ہوا۔میزبانی کے فرائض مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ منتظم تعلیم انصاراللہ مقامی ربوہ نے انجام دیئے۔میزبان نے اپنے کلام سے مشاعرہ کا آغاز کیا اور پھر دوسرے مہمان شعراء کو دعوت کلام دی۔مشاعرہ میں ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ اور صاحبزادی امة القدوس صاحبہ کا کلام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔مشاعرہ میں پڑھے جانے والے شعراء کے چند منتخب اشعار پیش ہیں:۔

اے مرے امام خدا نما اے مرے حضور مر... متاع
مری ایک ہی تجھے عرض ہے کہ مرے لئے تو دعا ...
تجھے ہی خدا نے عطا کیا ہے مقام چارہ گر ...
مرے درد کی جو دوا کرے ’’تو ہی‘‘ ایسا شخص ہوا کر...

ضیاءاللہ مبشر

محفل تو سر شام بہت خوب سجی ہے
اس شہر طلسمات میں بس تیری کمی ہے
ہر شہر میں ہوتا ہے گماں شہر ہے اس کا
ہر موڑ پہ لگتا ہے کہ یہ اس کی گلی ہے

فرید احمد ناصر

خالق کی اک عطا ہے اک نور ہے خلافت
قادر کی نعمتوں سے معمور ہے خلافت

خلیق بن فائق

اسی سے دلوں کو ہے راحت ملی
خلافت بھی ہے اک سعادت کا نام
اسی کا ہے دامن میسر مجھے
اسی سے ہیں روشن مرے صبح و شام

اعظم نوید

جب بھی ... تجھے آئے لب پہ دعا
کھول دے ... مالک یہ شیشے کا در
تو ہی آ جا میں آنے سے معذور ہوں
میری تاریک راتوں میں میرے بدر

رمضان احمد طاہر

...ں ادنیٰ سا خادم میں احقر غلام
...نت کی عظمت کو میرا سلام
اطاعت خلیفہ کی ہر بات میں
عطا کر دے بندے کو عالی مقام

عطاء الرحمان محمود

یہ تیرا کرم ہے کہ تو پوچھتا ہے
کسی نے نہ پوچھی تھی مضطر کی حالت
کبھی آکے ڈھونڈو کہاں کھو گئے ہیں
وہ دیدار کے دن دسمبر کی حالت

ڈاکٹر محمد عامر خان

کون بھولے گا بھلا چھبیس کی گھمبیر رات
کوکھ سے جس کی ہوئی ہے قدرت ثانی عیاں
جتنی چھائیں غم و اندوہ کے بادل چھٹے
گلشن احمد میں آئی پھر بہار جاوداں

عبدالسلام ظافر

شیطان کے حملوں سے چھڑاتی ہے خلافت
طوفان حوادث سے بچاتی ہے خلافت
ہے ایک حصار عافیت و جذب و وفا کا
ایمان و عقیدت ہی سکھاتی ہے خلافت

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

خدا کرے کہ صحبت امام بھی ہمیں ملے
یہ نعمت خلافت مدام بھی ہمیں ملے
خدا کرے اطاعت امام ہم بھی کر سکیں
خدا کرے یہ معرفت کا جام بھی ہمیں ملے

صاحبزادی امة القدوس

دین حق کے راستے سے دھند ساری چھٹ گئی
دین حق کے پاؤں کی زنجیر کہنہ کٹ گئی

زور استدلال سے طوفان کا رخ موڑا گیا
زور استدلال سے دشمن کا منہ توڑا گیا
’’جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار‘‘

اکرم محمود

خدا کے فضل سے آخر خلافت کامراں ہو گی
ہزیمت اور رسوائی نصیب دشمناں ہو گی
فرشتے کر رہے ہیں کام اپنے قریہ قریہ میں
ہمارے دل کی دھڑکن ہی ندائے آسماں ہو گی

چوہدری شبیر احمد

ہمارے کروڑ آنسوؤں سے گراں تر
اک آنسو جو ہے اس کی آنکھوں میں آیا
اسے عمر اور عافیت کی بہاریں
خدایا عطا کر عطا کر خدایا
اٹھیں ہم بھی جاگیں دعاؤں کی خاطر
اسے ہم نے عابد بہت ہے جگایا

پروفیسر مبارک احمد عابد

سنا ہے جب وہ سر بزم مسکراتا ہے
نثار ہوتے ہیں عاشق مچل کے دیکھتے ہیں
سنا ہے اس نے کہا تھا یہ ایک آمر سے
کہ ہوشیار فرشتے اجل کے دیکھتے ہیں
سنا ہے ہاتھ اٹھائے اگر دعا کے لئے
تو حادثات ارادہ بدل کے دیکھتے ہیں
سنا ہے اسکی فتوحات کا شمار نہیں
یہ اور بات کہ اغیار جل کے دیکھتے ہیں

پروفیسر چوہدری محمد علی

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) کو بطور نمائندہ الفضل ضلع راولپنڈی کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

(1) بقایاجات کی وصولی (2) اشاعت اور نئے خریدار بنانا۔(3) اشتہارات کی ترغیب۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

دوا ایک وسیلہ ہے اور شفاء عطیہ خداوندی ہے
بہتر تشخیص اور جرمنی وفرانس کی سیل بند زود اثر ادویات سے شفاء بخش علاج
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس
کلینک کے اوقات: صبح 11-00 تا 1-00
شام ایک گھنٹہ نماز مغرب تک
تعطیل: جمعة المبارک
تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

بواسیر خونی، بادی کیلئے
صرف ایک خوراک
پائلز کوّر کیپسول
PILES COVER
ریسرچ: ہومیو فارما (رجسٹرڈ) لاہور 0320-4890339
سٹاکسٹ: محمود ہومیوپیتھک اقصیٰ چوک ربوہ فون 214204

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن الفضل ربوہ لکھتے ہیں میری والدہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ کافی عرصہ سے شدید علیل ہیں چلنے پھرنے سے معذور ہیں غذا بھی بہت مشکل سے لیتی ہیں۔ کمزوری اور ضعف بہت ہے ان حالات میں ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم اللہ یار ناصر صاحب کارکن وکالت دیوان (شعبہ مربیان) لکھتے ہیں خاکسار کی بہو مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سرور صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پھیپھڑوں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں تمام احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم حافظ عبدالقیوم صاحب مصطفی ٹاؤن وحدت روڈ لاہور کی ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے۔ جناح ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

میں نے اپنی بیٹی کا نام انعم زاہد سے راحیلہ زاہد رکھ لیا ہے آئندہ سے اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

زاہد پرویز دارالنصر شرقی ربوہ فون 212838

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	4-مئی	زوال آفتاب	1-07
منگل	4-مئی	غروب آفتاب	8-13
بدھ	5-مئی	طلوع فجر	4-21
بدھ	5-مئی	طلوع آفتاب	6-00

ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں

اپنڈکس، ہرنیا، پتے کی پتھری، گردے کی پتھری کے کامیاب آپریشن کے بعد اب ناک کان گلے کے آپریشن کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ آپریشن پیکیج نہایت سستا

سرجیکل سپیشلسٹ۔ ہر اتوار صبح 9 بجے تا 12 بجے

گائنی کالوجسٹ اینڈ الٹراساؤنڈ سپیشلسٹ

ہر روز آؤٹ ڈور میں

جنرل فزیشن و سرجن ہر روز۔

مریم میڈیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ فون 213944

نیو راحت علی جیولرز

اکبر بازار شیخوپورہ ☆ 7 ستار سنٹر میکلیگن روڈ۔ ڈی مال لاہور

فون دکان 53181 ☆ فون دکان 7320977

فون رہائش 53991 ☆ فون رہائش 5161681

خان نیم پلیٹس

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 5123862

نیم پلیٹس، اسٹکرز، شیلڈز معیاری سکرین پرنٹنگ، ڈیزائننگ اور کمپیوٹرائزڈ پلاسٹک فوٹو سیکورٹی کارڈز

ای میل Knp_pk@yahoo.com

فخر الیکٹرونکس

ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیزرٹ کولر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکروویو اوون اور سٹیبلائزر

فون 7223347-7239347-7354873

1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور

KOHI NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE PAKISTAN
Importers and Dealers Pakistan
Steel Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz @ wol.net.pk.
Talib-e- Dua, Mian Mubarik Ali

شاہد الیکٹرک سٹور

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے

پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار

فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے

VIP Enterprises Property Consultant

سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

طاہر کراکری سنٹر

سٹین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹیڈ کراکری دستیاب ہے۔ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

چوکی شوروم فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

mta GUILD KEY

ایم ٹی اے کیلئے معیاری ڈیجیٹل رسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ نیز راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ دوسری جماعتوں کیلئے بھی سپیشل پیکج دستیاب ہیں نیز اے سی، سپلٹ یونٹ فریج، فریزر کی فٹنگ اور سروس بھی کی جاتی ہے۔ جناح سپر اسلام آباد

فون 051-2650364 موبائل 0320-4906118

DILAWAR ELECTRONICS
Deals in: *Car stereo pioneer
*sony Hi-Fi, *Kenwood Power
Amp+ Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

”نیشنل الیکٹرونکس“

واشنگ مشین۔ گیزر، کوکنگ رینج، T.V، فریج، ڈاؤلینس پیل، ویوز، فلپس اور مصنوعات الیکٹرونکس خریدنے کیلئے بااعتماد ادارہ۔ احمدی احباب کیلئے خاص رعایت۔ ہم آپ کے منتظر ہوں گے

1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور

فون نمبر 7223228-7357309

نعیم آپٹیکل سروس

نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں

کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں

نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر

فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

فری ہوم سروس — ریپئرنگ

الفیصل الیکٹرونکس

بھاری چادر کے کولر اینڈ گیزر تیار کئے جاتے ہیں۔ کچن ہڈ اور ڈکٹنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی فینسی لائٹ پنکھے اور واشنگ مشین دستیاب ہیں۔

کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور Ph;5114822-5118096

جرمن آٹوز

سپیشلسٹ مرسڈیز بینز، جینئن پارٹس

بالمقابل گلستان سینما۔ سٹی کار سنٹر منٹگمری روڈ۔ لاہور

چوہدری محمد شمیم کاہلوں، میاں محمود احمد

☎ 6372255-6375519- Fax: 6375518

سچی بوٹی کی گولیاں ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ

☎04524-212434 Fax:213966

ربوہ آئی کلینک

سفید موتیا کا جدید ترین طریقہ علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں

عینک سے نجات بذریعہ لیزر شوگر اور کالا موتیا کا علاج۔ بھینگے پن کا جدید طریقہ علاج۔

کنسلٹنٹ آئی سرجن

ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد

ایف آر سی ایس ایڈنبرا۔ یوکے

دارالصدر غربی ربوہ فون (211707) 04524

نوٹ: ربوہ سے باہر سے آنے والے مریضوں سے گزارش ہے کہ وہ دیئے گئے فون نمبر پر وقت حاصل کر کے تشریف لائیں تا کہ ان کو مشکل نہ پیش آئے۔

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال

زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان

اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 4:30 بجے

وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ

SRP

آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار

سینکی ربڑ پارٹس

جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور

فون فیکٹری 042-7924522,7924511

فون رہائش 7729194

طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61